۴۔ قاضی جاوید، ہندی مسلم تہذیب، نگارشات، تکمیل روڈ، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۲۳۳

۵۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات اردو ترجمہ از محمد سرور، پروفیسر، ص ۵۳

۶۔ قاضی جاوید، ہندی مسلم تہذیب، نگارشات، تکمیل روڈ، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۲۳۳

۷۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات اردو ترجمہ از محمد سرور، پروفیسر، ص ۵۱

اشاریہ سہ ماہی التفسیر، کراچی

شمارہ ۱ تا ۱۲ ۔ (جنوری ۲۰۰۵ء تا دسمبر ۲۰۰۷ء)

مرتب: محمد سہیل شفیق

لیکچرر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

رنگِ خیال

آہ! قاضی ایوب	ج ۱ ش ۲ ص ۲
بلا عنوان	ج ۱ ش ۱ ص ۲
بلا عنوان	ج ۲ ش ۱ ص ۲
انٹرفیتھ ڈائیلاگ ۔ ایک قرآنی تقاضا	ج ۳ ش ۹ ص ۲
توہین آمیز خاکے ۔ چند گزارشات	ج ۲ ش ۴ ص ۲۳۵
پروفیسر محمد یاسین کا انگریزی ترجمہ قرآن	ج ۳ ش ۱۲ ص ۳۴۳
دینی مدارس اور عصر حاضر کے چیلنجز	ج ۱ ش ۲ ص ۳۴۳
سہ ماہی اجتہاد: اجتہادی روایت کا ترجمان	ج ۳ ش ۱۱ ص ۳۴۳
عصر حاضر میں قرآنی خدمات کی ایک جھلک	ج ۳ ش ۱۰ ص ۳۴۳
عقیدہ و عمل کا باہمی تلازم	ج ۲ ش ۸ ص ۲
فرقہ واریت کا خاتمہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی نیز دہشت گردی کا خاتمہ	ج ۱ ش ۴ ص ۲
فرقہ واریت کے بنیادی اسباب	ج ۲ ش ۳ ص ۲
قرآنی حلقوں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے	ج ۱ ش ۴ ص ۲۰۴

مقالات (اشاریہ بلحاظ مضامین)

(الف)

آزادیٔ نسواں کا مغربی تصور / مریم ناز — ج۲ش۸ص۷۸تا۸۵
آسمان کے برجوں کا بیان اور رجم شیاطین کی تحقیق / سرسید احمد خان — ج۲ش۱ص۷۳تا۸۹
آیات عجائب کے چند تفسیری پہلو / ڈاکٹر محفوظ احمد — ج۳ش۱۱ص۵۷تا۷۹
احکام شرعیہ کی تعداد اور تعریفات اور مثالیں / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۱ش۴ص۱۲تا۳۰
اردو ترجمہ حاشیہ "تیسیر القرآن" / لیفٹننٹ کرنل محمد اعظم — ج۱ش۱ص۱۱۲تا۱۱۸
اسلام اور دہشت گردی عصر حاضر کے تناظر میں / شاکر حسین خان — ج۱ش۴ص۹۳تا۱۰۳
اسلام اینڈ کرنٹ اکنامک ایشوز / ریاض الرحمن — ج۳ش۱۱ص۱۲۰تا۱۲۸
اسلامی قانون کے ارتقاء میں اجتہاد کا کردار / ڈاکٹر رشید جالندھری — ج۲ش۸ص۱۹تا۳۳
اسلام کا تاسیسی اصول "تدریج" اور ملت کی حیات نو / عارف خان ساقی — ج۲ش۶ص۲۱تا۲۷
اسلام کی عالمگیری اور تصور جہاد / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ش۱ص۳تا۱۸
اسلامی نظام خلافت کے امتیازات / محمد اعظم سعیدی — ج۱ش۱ص۱۹تا۳۰
اصول ترجمہ و تفسیر / مولانا ابوالکلام آزاد — ج۳ش۹ص۲۲تا۳۱
اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی / ڈاکٹر محمد مظہر بقاء — ج۱ش۱ص۵۲تا۹۲
اعجاز قرآن / محمد سہیل شفیق — ج۱ش۱ص۱۲۱تا۱۲۸
الامی کے معنی کی تحقیق اور اس کے اطلاقات / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ش۴ص۶۷تا۸۳
الرسول النبی الامی / سید اختر عالم — ج۳ش۹ص۶۹تا۸۳
الرسول النبی الامی کا معنی مرادی / عارف خان ساقی — ج۱ش۴ص۶۷تا۷۷
ان شاء اللہ / سرسید احمد خان — ج۳ش۱۰ص۵۹تا۹۱
انعامی بانڈز کا شرعی حکم / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۱ش۱ص۶۳تا۷۸
اہل ہند پر صابئین کا اطلاق / اعظم سعیدی — ج۳ش۱۰ص۲۹تا۳۶
ایچ آئی وی ایڈز اور ہماری نوجوان نسل / ڈاکٹر تاج محمد — ج۲ش۱ص۱۰۸تا۱۱۷
ایڈز۔ قرآن کریم کی روشنی میں / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۲ص۳تا۱۰

ایڈز۔ عظیم انسانی المیہ / عارف خان ساقی — ج۲ش۱ص۹۷تا۱۰۰

(ب)

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے آیات و علامات الٰہیہ / محمد اعظم سعیدی — ج۳ش۹ص۸۸تا۹۱
بیمار قوم اور اس کا علاج / سید محمد ہاشم فاضل شمسی — ج۱ش۴ص۳۱تا۳۴

(ت)

تحویل قبلہ / محمد اعظم سعیدی — ج۲ش۸ص۹۳تا۱۰۷
تصوف۔ تلاش حسن کی ہمہ گیر تحریک / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۴ص۹تا۲۰
تصوف کی رو سے فقیر اور فقیری کا مفہوم / لیفٹننٹ کرنل محمد اعظم — ج۱ش۳ص۱۰۶تا۱۱۲
تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۳ص۳تا۳۱
تعلیمات نبوی ﷺ اور اصلاح معیشت / مریم ناز — ج۲ش۳ص۸۰تا۹۳
تعلیم کا مسئلہ اور اس کا حل / ڈاکٹر برہان الدین فاروقی — ج۱ش۴ص۵۰تا۷۴
تفسیر اور اس کے ماخذ کے مطبوعات کے معانی
میں باہمی اشتراکات / محمد صادق — ج۱ش۲ص۳۰تا۳۸
تقویمات اور قدرتی مظاہر / شاہد قریشی — ج۲ش۱ص۱۰۱تا۱۰۷
تلک الغرانیق العلیٰ کی تحقیق / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۳ش۹ص۳۵تا۳۸

(ج)

جاہلیت کی حقیقت، عہد جاہلی کے ادبی آثار کی روشنی میں / عارف خان ساقی — ج۳ش۱۲ص۳۱تا۶۵
جدید مسائل اور مقاصد شریعت / ڈاکٹر تاج محمد — ج۲ش۶ص۳۸تا۴۲

(چ)

چارگانہ شعری ادبیت سے قرآن مجید پاک ہے / محمد اعظم سعیدی — ج۱ش۳ص۱۵تا۲۳

(ح)

حج اکبر کا معنی و مفہوم / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۳ص۸۲تا۸۷

حدود آرڈیننس۔ حد قذف / ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی	ج۲ ش۳ ص۳۲ تا ۹۰
حدود قوانین / جسٹس ایس اے ربانی	ج۳ ش۹ ص۲۰ تا ۲۳
حرمت ربو کی علت / شیخ محمود احمد	ج۳ ش۱۰ ص۴۷ تا ۵۵
حساب تقویم کی رو سے سن ہجری کے دن اور تاریخ کا تعین / عبد الرشید نعمانی	ج۱ ش۲ ص۶۳ تا ۸۳
حضور ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت / امین احسن اصلاحی	ج۲ ش۸ ص۳۵ تا ۴۷
حق حضانت۔ ایک قانونی و معاشرتی مسئلہ / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۱ ش۲ ص۵ تا ۱۳
حقیقت ربا اور اس کی اخلاقی نوعیت /	ج۳ ش۱۱ ص۶ تا ۲۳
حکومت اسلامی قرآن و سنت کی روشنی میں / پروفیسر غلام مہدی	ج۲ ش۸ ص۸۶ تا ۹۲
حیات بعد الممات۔ قدرت الٰہیہ کی ظاہری علامات / محمد اعظم سعیدی	ج۲ ش۳ ص۹۲ تا ۱۰۰
(خ)	
خدا اور رسول سے متعلق سرسید کے عقائد / سرسید احمد خان	ج۲ ش۸ ص۱۰۸ تا ۱۰۹
خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۳ ش۱۱ ص۵ تا ۱۳
خواتین کی معاشی و سیاسی مصروفیات کے مختلف پہلو / مریم ناز	ج۳ ش۹ ص۹۴ تا ۱۱۳
خودکشی کا افسوسناک پہلو / پروفیسر مفتی منیب الرحمن	ج۱ ش۳ ص۱۱۲ تا ۱۱۸
(د)	
دعوت فکر و نظر / جسٹس ایس اے ربانی	ج۳ ش۱۰ ص۱۰۸ تا ۱۱۳
دین میں تنگی نہ ہونے کی متعدد تفاسیر / علامہ غلام رسول سعیدی	ج۱ ش۳ ص۳۸ تا ۴۵
(ر)	
ربا کی حقیقت اور اس کے اطلاقات / علامہ غلام رسول سعیدی	ج۲ ش۸ ص۳۲ تا ۴۴
روح اجتماع اور جذبہ تعاون / شاہ محمد جعفر ندوی پھلواری	ج۱ ش۴ ص۹۹ تا ۱۰۹
(ز)	
زوج اور سوت۔ دو متقابل اصطلاحیں / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۲ ش۸ ص۱۱ تا ۱۸

(س)	
سیدنا داؤد علیہ السلام کی سرگزشت / عبد الکریم اثری	ج۳ ش۱۲ ص۲۶ تا ۸۶
سیدنا نوح علیہ السلام کی مختصر سرگزشت / عبد الکریم اثری	ج۳ ش۱۱ ص۹۹ تا ۱۱۲
سیدنا یونس علیہ السلام کی مختصر سرگزشت / عبد الکریم اثری	ج۳ ش۱۰ ص۸۸ تا ۱۰۷
سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک روشن خیال اور اعتدال پسند معاشرے کی تشکیل و ضرورت / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۱ ش۲ ص۳ تا ۱۹
(ش)	
شلوار اور پتلون کے پائنچوں کا شرعی حکم۔ ایک تحقیق / عارف خان ساقی	ج۱ ش۲ ص۷۵ تا ۹۸
	ج۱ ش۳ ص۸۲ تا ۱۰۵
(ع)	
عذاب الٰہی اور فطری حوادث کے مابین فرق و امتیاز / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۲ ش۵ ص۳ تا ۳۴
عربی زبان کا فلسفہ لغت / ابو الجلال ندوی	ج۱ ش۱ ص۳۲ تا ۵۱
علامہ خازن اور ان کی تفسیر۔ ایک تعارف / مفتی محمد اسماعیل نورانی	ج۳ ش۱۲ ص۳۱ تا ۴۷
علامہ سعیدی اور تبیان القرآن / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۲ ش۵ ص۱۰۲ تا ۱۰۵
علماء کا طرز استدلال / ڈاکٹر منظور احمد	ج۳ ش۱۲ ص۱۵ تا ۲۰
علم نجوم کے اصول و مبادی / علامہ غلام رسول سعیدی	ج۳ ش۱۰ ص۶۲ تا ۷۶
عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرون خانہ زندگی میں کردار / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۳ ش۹ ص۳ تا ۱۹
عورتوں کے مسائل اور ان کا حل / ڈاکٹر شکیل اوج	ج۲ ش۶ ص۱۱ تا ۳۲
عہد جاہلیت میں عرب کا سیاسی نظام / فرح سہیل	ج۱ ش۱ ص۷۹ تا ۹۳
عید کا تاریخی پس منظر، عظمت اور فلسفہ / پروفیسر مفتی منیب الرحمن	ج۱ ش۴ ص۶ تا ۲۰
(غ)	
غیر حنفی مذہب پر فتویٰ دینے کی تحقیق / علامہ غلام رسول سعیدی	ج۳ ش۱۱ ص۲ تا ۳۱

(ف)

فقہ کی تفہیم میں سماج کی اہمیت۔ ایک مطالعہ / شیما ربانی — ج۲ ش۲ ص۶۳ تا ۷۷

(ق)

قرآن اور تمثیلات / شاہ محمد جعفر ندوی پھلواری — ج۲ ش۱ ص۴۳ تا ۵۹

قرآن حکیم میں خرقِ عادت اسلوب و تعجب و ادبیت / محمد اعظم سعیدی — ج۱ ش۲ ص۲۹ تا ۴۰

قرآن کا تصورِ آزمائش و پیمائش / اعجاز احمد — ج۱ ش۲ ص۸۲ تا ۹۴

قرآن کریم کی اعجازی خصوصیات / مولانا رحمت اللہ کیرانوی — ج۱ ش۲ ص۳۳ تا ۳۷

قرآن کی جامع اور متفق علیہ تفسیر کی ضرورت / ڈاکٹر ریحانہ فردوس — ج۳ ش۱۰ ص۱۸ تا ۲۵

قرآن مجید اور احادیث سے "پرہیز" کے ثبوت پر دلائل / غلام رسول سعیدی — ج۱ ش۲ ص۱۰۷ تا ۱۱۱

قرآن مجید میں امثال کا استعمال / شاکر حسین خان — ج۱ ش۱ ص۱۱۲ تا ۱۲۰

قرآن و سنت کی عظمت و اتباع نہج البلاغہ کی روشنی میں / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ ش۸ ص۶۷ تا ۷۷

قرآنی صنائع و بدائع / ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان — ج۳ ش۱۲ ص۲۸ تا ۳۴

قانونِ اسلامی کی خصوصیت اور ابدیت / ڈاکٹر تاج محمد — ج۲ ش۳ ص۶۱ تا ۷۹

قبلہ اول خانہ کعبہ یا بیت المقدس / شاکر حسین خان — ج۱ ش۲ ص۳۱ تا ۳۹

قصاص و دیت / سید زین العابدین — ج۲ ش۲ ص۷۸ تا ۸۷

قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم کا تقابلی جائزہ / محمد اعظم سعیدی — ج۳ ش۱۱ ص۸۰ تا ۹۵

(ک)

کرایہ پر موت کی شرعی حیثیت / مولانا محمد طاسین — ج۲ ش۲ ص۸۸ تا ۱۰۱

کرپشن ۔ وجوہ اور علاج / جسٹس ایس اے ربانی — ج۳ ش۱۱ ص۳۲ تا ۳۵

کفار سے موالات / سر سید احمد خان — ج۳ ش۱۱ ص۱۱۳ تا ۱۱۵

کیا جہیز دینا سنت ہے؟ / علامہ جعفر شاہ پھلواری — ج۱ ش۱ ص۹۵ تا ۱۰۱

کیا رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟ / مفتی محمد خان قادری — ج۱ ش۱ ص۱۰۲ تا ۱۱۱

کیا مسیار میرج جائز ہے؟ / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۳ ش۹ ص۳۲ تا ۳۴

(ل)

للہ خدا مجھی نہیں مسلم ہے / محمد عبدالرحمٰن صدیقی — ج۳ ش۱۲ ص۲۲ تا ۳۰

(م)

محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۳ ش۱۲ ص۵ تا ۲۱

مسلمانوں پر یہودی اثرات کے کچھ شواہد / احسان قریشی — ج۳ ش۱۰ ص۷۷ تا ۸۷

مسلم اور غیر مسلم افراد اور حکومتوں کے مابین تعلقات / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ ش۳ ص۳ تا ۱۳

مسلم مفکرین کو جدید افکار کا چیلنج / ڈاکٹر ریحانہ فردوس — ج۲ ش۸ ص۳ تا ۱۰

مطالعہ قرآن میں مکی و مدنی آیات کے علم کی اہمیت / ڈاکٹر ریحانہ فردوس — ج۳ ش۱۱ ص۳۳ تا ۵۶

مغفرتِ ذنب کا معنی و مفہوم / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۳ ش۱۰ ص۷ تا ۱۷

منہاج تحقیق (نو آموز تحقیق کاروں کے لیے) / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۳ ش۱۲ ص۸۷ تا ۱۰۳

(ن)

نادان دل کو مرگ کا اب تک یقیں نہیں / جعفر ندوی پھلواری — ج۲، ۸ ص۹۳ تا ۱۰۷

نام ۔ جاہلی تمدن اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں / ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی — ج۱ ش۱ ص۳۱ تا ۳۶

نبی ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۲ ش۱ ص۶۱ تا ۷۴

نبی اکرم ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت / پروفیسر محمد اکرم ورک — ج۲ ش۸ ص۳۸ تا ۴۳

نبی امی ﷺ ۔ قرآن کی روشنی میں / احسن عمادی — ج۳ ش۹ ص۳۹ تا ۹۸

نیل پالش کے ساتھ وضو کے جواز کا مسئلہ / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ ش۳ ص۲۹ تا ۴۳

(ہ)

ہدایت و ضلالت میں انتخاب کی آزادی / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ ش۳ ص۱۱۳ تا ۱۱۹

(ی)

یہود کا مذہبی ادب قرآن کی نظر میں / سید عامر علی — ج۲ ش۳ ص۱۰۱ تا ۱۱۲

مقالات (اشاریہ بلحاظ مصنفین)

(الف)

ابوالجلال ندوی/ عربی زبان کا فلسفۂ لغت — ج۱ش۱ص۳۲تا۵۱

ابوالکلام آزاد/ اصول ترجمہ تفسیر — ج۲ش۹ص۲۳تا۳۱

اختر عالم، سید/ الرسول النبی الامی — ج۳ش۹ص۶۹تا۸۳

اسماعیل نورانی، مفتی/ علامہ خازن اور ان کی تفسیر۔ ایک تعارف — ج۳ش۱۲ص۳۱تا۴۷

اعجاز احمد/ قرآن کا تصور آزمائش وپیدائش — ج۱ش۲ص۸۳تا۹۲

اعظم سعیدی

اسلامی نظام خلافت کے امتیازات — ج۱ش۱ص۱۹تا۳۰

قرآن حکیم میں خرق عادت اسلوب تعجب وادبیت — ج۱ش۲ص۲۹تا۳۰

چہارگانہ شعری ادبیت سے قرآن مجید پاک ہے — ج۱ش۳ص۱۵تا۲۳

حیات بعد الممات۔ قدرت الٰہیہ کی ظاہری علامات — ج۲ش۳ص۹۲تا۱۰۰

تحویل قبلہ — ج۲ش۸ص۶۳تا۷۱

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے آیات وعلامات الٰہیہ — ج۳ش۹ص۸۸تا۹۱

اہل ہند پر صابئین کا اطلاق — ج۳ش۱۰ص۲۹تا۳۶

قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم کا تقابلی جائزہ — ج۳ش۱۱ص۸۰تا۹۵

امین احسن اصلاحی/ حضور ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت — ج۲ش۸ص۳۵تا۴۷

ایس اے رحمانی، جسٹس

حدود قوانین — ج۳ش۹ص۲۰تا۲۳

دعوت فکر ونظر — ج۳ش۱۰ص۱۰۸تا۱۱۳

کرپشن۔ وجوہ اور علاج — ج۳ش۱۱ص۳۲تا۳۵

(ب)

برہان الدین فاروقی، ڈاکٹر/ تعلیم کا مسئلہ اور اس کا حل — ج۱ش۲ص۵۰تا۶۳

(ت)

تاج محمد، ڈاکٹر/ ایچ آئی وی۔ ایڈز اور ہماری نوجوان نسل — ج۲ش۱ص۱۰۸تا۱۱۷

جدید مسائل اور مقاصد شریعت — ج۲ش۲ص۷۸تا۹۲

قانون اسلامی کی خصوصیت اور ابدیت — ج۲ش۳ص۶۱تا۷۹

تمنا عمادی/ امی قرآن کی روشنی میں — ج۳ش۹ص۳۹تا۴۸

(ج)

جعفر ندوی پھلواری، شاہ

کیا جہیز دینا سنت ہے؟ — ج۱ش۱ص۹۵تا۱۰۱

روح اجتماع اور جذبۂ تعاون — ج۱ش۲ص۹۹تا۱۰۶

قرآن اور تمثیلات — ج۲ش۱ص۳۳تا۵۹

نادان دل کو مرگ کا اب تک یقین نہیں — ج۲ش۸ص۹۳تا۱۰۷

(ر)

رحمت اللہ کیرانوی، مولانا/ قرآن کریم کی اعجازی خصوصیات — ج۱ش۳ص۲۳تا۳۷

رشید احمد جالندھری، ڈاکٹر/ اسلامی قانون کے ارتقاء میں اجتہاد کا کردار — ج۲ش۸ص۱۹تا۴۳

ریاض الرحمٰن/ اسلام اینڈ کرنٹ اکنامک ایشوز — ج۳ش۱۱ص۱۲۰تا۱۲۸

ریحانہ فردوس، ڈاکٹر

مسلم مفکرین کو جدید افکار کا چیلنج — ج۲ش۸ص۳تا۱۰

قرآن کی جامع اور متفق علیہ تفسیر کی ضرورت — ج۳ش۱۰ص۱۸تا۴۵

مطالعہ قرآن میں مکی ومدنی آیات کے علم کی اہمیت — ج۳ش۱۱ص۳۳تا۵۹

(ز)

زین العابدین، سید/ قصاص ودیت — ج۲ش۲ص۷۸تا۸۷

(س)

سرسید احمد خان

آسمان کے برجوں کا بیان اور رجم شیاطین کی تحقیق — ج۲ش۱ص۷۳تا۷۸

خدا اور رسول سے متعلق سرسید کے عقائد — ج۲ش۸ص۱۰۸تا۱۰۹

ان شاء اللہ — ج۳ش۱۰ص۸۶تا۹۱

کفارے سوالات — ج۳ش۱۱ص۱۱۳تا۱۱۵

(ش)

شاکر حسین خان

قرآن مجید میں امثال کا استعمال — ج۱ش۱ص۱۱۴تا۱۲۰

قبلہ اول خانہ کعبہ یا بیت المقدس — ج۱ش۲ص۳۱تا۴۹

اسلام اور دہشت گردی عصر حاضر کے تناظر میں — ج۱ش۲ص۹۳تا۱۰۳

شاہد قریشی / تقویمات اور قدرتی مظاہر — ج۲ش۱ص۱۰۱تا۱۰۷

شکیل اوج، ڈاکٹر

اسلام کی عالمگیری اور تصور جہاد — ج۱ش۱ص۳تا۱۸

سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک روشن خیال اور اعتدال پسند

معاشرے کی تشکیل و ضرورت — ج۱ش۲ص۳تا۱۹

مسلم اور غیر مسلم افراد اور حکومتوں کے مابین تعلقات — ج۱ش۳ص۳تا۱۳

نیل پالش کے ساتھ وضو کے جواز کا مسئلہ — ج۱ش۳ص۳۹تا۹۴

حق حضانت ۔ ایک قانونی و معاشرتی مسئلہ — ج۱ش۴ص۵تا۱۳

الامی کے معنی کی تحقیق اور اس کے اطلاقات — ج۱ش۴ص۶۷تا۸۳

عذاب الٰہی اور فطری حوادث کے مابین فرق و امتیاز — ج۲ش۱ص۳تا۴۳

تصوف ۔ تلاش احسن کی ہمہ گیر تحریک — ج۲ش۲ص۹تا۲۰

علامہ سعیدی اور تبیان القرآن — ج۲ش۲ص۱۰۲تا۱۰۵

ایڈز ۔ قرآن کریم کی روشنی میں — ج۲ش۳ص۳تا۱۰

عورتوں کے مسائل اور ان کا حل — ج۲ش۳ص۱۱تا۲۳

تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل — ج۲ش۳ص۳۳تا۴۱

حج اکبر کا معنی و مفہوم — ج۲ش۳ص۸۳تا۸۷

ہدایت و ضلالت میں انتخاب کی آزادی — ج۲ش۳ص۱۱۳تا۱۱۶

زوج اور صوت ۔ دو متقابل اصطلاحیں — ج۲ش۸ص۱۱تا۱۸

قرآن و سنت کی عظمت و اتباع نہج البلاغہ کی روشنی میں — ج۲ش۸ص۷۴تا۷۷

عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرون خانہ زندگی میں کردار — ج۳ش۹ص۳تا۱۹

کیا مسیار میرج جائز ہے؟ — ج۳ش۹ص۳۲تا۴۳

مغفرت ذنب کا معنی و مفہوم — ج۳ش۱۰ص۷تا۱۷

خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار — ج۳ش۱۱ص۵تا۱۳

حقیقت ربا اور اس کی اطلاقی نوعیت — ج۳ش۱۱ص۳۹تا۴۳

محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح — ج۳ش۱۲ص۵تا۱۳

منہاج تحقیق (نوآموز تحقیق کاروں کے لیے) — ج۳ش۱۲ص۸۷تا۱۰۲

شیما ربانی / فقہ کی تعلیم میں سماج کی اہمیت ۔ ایک مطالعہ — ج۲ش۲ص۶۳تا۷۷

(ع)

عارف خان ساقی

شلوار اور پتلون کے پائنچوں کا شرعی حکم ۔ ایک تحقیق — ج۱ش۲ص۷۵تا۹۸

ج۱ش۳ص۸۳تا۱۰۵

الرسول النبی الامی کا معنی مرادی — ج۱ش۴ص۷تا۱۷

ایڈز ۔ عظیم انسانی المیہ — ج۲ش۱ص۷۸تا۱۰۰

اسلام کا تاسیسی اصول تدریج اور ملت کی حیات نو — ج۲ش۲ص۳۱تا۴۷

جاہلیت کی حقیقت، عہد جاہلی کے ادبی آثار کی روشنی میں — ج۳ش۱۲ص۳۱تا۶۵

عامر علی، سید/ یہود کا مذہبی ادب قرآن کی نظر میں — ج۲ش۳ص۱۰۱تا۱۱۴

عبدالرحمن صدیقی، محمد اللہ/ قضا نجومی نہیں مسلم ہے — ج۳ش۱۲ص۳۳تا۴۰

عبدالرشید نعمانی/ حساب تقویم کی رو سے سنہ ہجری کے دن اور تاریخ کا تعین — ج۱ش۲ص۶۳تا۸۳

عبدالشہید نعمانی، ڈاکٹر/ اسلام۔ جاہلی تمدن اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں — ج۱ش۱ص۳۱تا۴۱

عبدالکریم اثری، مولانا

سیدنا یونس علیہ السلام کی مختصر سرگزشت — ج۳ش۱۰ص۸۸تا۱۰۷

سیدنا نوح علیہ السلام کی مختصر سرگزشت — ج۳ش۱۱ص۹۶تا۱۱۴

سیدنا داود علیہ السلام کی مختصر سرگزشت — ج۳ش۱۲ص۶۹تا۸۹

عثمان قریشی/ مسلمانوں پر مجوسی اثرات کے کچھ شواہد — ج۳ش۱۰ص۷۷تا۸۷

(غ)

غلام رسول سعیدی، علامہ

انعامی بانڈز کا شرعی حکم — ج۱ش۱ص۶۳تا۷۸

قرآن مجید اور احادیث سے "پردہ" کے ثبوت پر دلائل — ج۱ش۲ص۱۰۷تا۱۱۲

دین میں تنگی نہ ہونے کی متعدد تفاسیر — ج۱ش۳ص۳۹تا۴۵

احکام شرعیہ کی تعداد، تعریفات اور مثالیں — ج۱ش۲ص۱۲تا۳۰

نبی ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت — ج۲ش۱ص۶۹تا۷۴

ربا کی حقیقت اور اس کے اطلاقات — ج۲ش۸ص۳۳تا۴۳

تلک الغرانیق العلی کی تحقیق — ج۳ش۹ص۳۵تا۴۸

علم نجوم کے اصول و مبادی — ج۳ش۱۰ص۶۲تا۷۶

غیر حنفی مذہب پر فتویٰ دینے کی تحقیق — ج۳ش۱۱ص۱۳تا۳۱

غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر/ قرآنی صنائع و بدائع — ج۳ش۱۲ص۲۸تا۳۳

غلام مہدی، پروفیسر/ حکومت اسلامی قرآن وسنت کی روشنی میں — ج۲ش۸ص۸۹تا۹۴

(ف)

فرح سہیل/ عہد جاہلیت میں عرب کا سیاسی نظام — ج۱ش۱ص۷۹تا۹۳

(م)

محمد اکرم ورک، پروفیسر/ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت — ج۲ش۸ص۲۸تا۴۳

محمد اعظم، لیفٹننٹ کرنل

اردو ترجمہ و حاشیہ "تفہیم القرآن" — ج۱ش۱ص۱۱۲تا۱۱۸

تصوف کی رو سے فقر اور فقیری کا مفہوم — ج۱ش۳ص۱۰۶تا۱۱۱

محمد خان قادری، مفتی/ کیا رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟ — ج۱ش۱ص۱۰۴تا۱۱۱

محمد سہیل شفیق/ اعجاز قرآن — ج۱ش۱ص۱۳۱تا۱۳۹

محمد صادق/ تفسیر اور اس کے مادے کے مقلوبات کے معانی میں باہمی اشتراکات — ج۱ش۲ص۲۰تا۲۹

محمد طاسین، مولانا/ کرایہ بیعت کی شرعی حیثیت — ج۲ش۲ص۸۸تا۱۰۱

محمد طفیل ہاشمی، ڈاکٹر/ وحدت و آزادئ نفس۔ حد قذف — ج۲ش۳ص۳۲تا۶۰

محمد مظہر بقا، ڈاکٹر/ اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی — ج۱ش۱ص۵۲تا۹۴

محمد ہاشم کاظمی خشتی، سید/ بیمار قوم اور اس کا علاج — ج۱ش۲ص۳۱تا۴۱

محمود احمد، شیخ/ حرمت ربا کی علت — ج۳ش۱۰ص۲۷تا۵۵

محفوظ احمد، ڈاکٹر/ آیات حجاب کے چند تفسیری پہلو — ج۳ش۱۱ص۵۷تا۷۹

مریم ناز

تعلیمات نبوی ﷺ اور اصلاح معیشت — ج۲ش۳ص۸۰تا۹۳

آزادی نسواں کا مغربی تصور — ج۲ش۸ص۷۸تا۸۵

خواتین کی معاشی وسیاسی مصروفیات کے مختلف پہلو	ج۳ش۹ص۹۲تا۱۱۳
منظور احمد، ڈاکٹر/علماء کا طرز استدلال	ج۳ش۱۲ص۱۵تا۲۰
منیب الرحمٰن، مفتی	
خودکشی کا افسوسناک رجحان	ج۱ش۳ص۱۱۲تا۱۱۸
عید کا تاریخی پس منظر، عظمت اور فلسفہ	ج۱ش۴ص۲۴تا۲۹

تفہیم المسائل والاحکام

اہل کتاب کے "مؤمنین" سے مراد کون لوگ ہیں؟	ج۲ش۳ص۱۱۷تا۱۱۹
تخفیف عذاب کیا ہے؟	ج۲ش۷ص۱۱۸تا۱۲۲
حلیم۔ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام یا ایک طعام	ج۲ش۸ص۱۱۲تا۱۱۳
عدالتی تنسیخ نکاح کی شرعی حیثیت	ج۳ش۹ص۱۱۵تا۱۱۶
فرقان کیا ہے؟	ج۱ش۴ص۱۱۹تا۱۲۳
کیا چاند گرہن کا وقت ایک منحوس گھڑی ہے؟	ج۱ش۳ص۱۲۴تا۱۲۵
کیا کسی کو جبراً مسلمان بنایا جاسکتا ہے؟	ج۱ش۴ص۱۱۹تا۱۲۳
کیا مہر کے بغیر نکاح ہوسکتا ہے؟	ج۱ش۴ص۱۱۵تا۱۱۹
لوٹی ٹیس، سدوی	ج۲ش۳ص۱۱۹تا۱۲۰
مذہبی اجتماعات میں خواتین کی شرکت	ج۲ش۸ص۱۱۰تا۱۱۲
نبی کے صاحب کتاب ہونے کی بحث	ج۱ش۴ص۱۱۹تا۱۲۸

وفیات

ہے رشک ایک جہاں کو "مرد" کی موت پر/ڈاکٹر شکیل اوج	ج۳ش۹ص۱۱۳تا۱۱۶
پروفیسر ڈاکٹر ریاض الاسلام/ڈاکٹر شکیل اوج	ج۳ش۱۲ص۱۱۳تا۱۱۵
مولانا حافظ محمود الحسن/ڈاکٹر شکیل اوج۔ محمد اعظم سعیدی	ج۳ش۱۲ص۱۰۵تا ۱۰۸،۱۱۰تا۱۱۳

مظہر بقا۔ حیات وخدمات۔ ایک مختصر جائزہ/ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی	ج۱ش۲ص۱۰۵تا۱۱۳
ایک عالم۔ ایک استاد۔ ایک سیاستدان (وصی مظہر ندوی)/ڈاکٹر اوج	ج۲ش۶ص۱۰۹تا۱۱۱
مولانا وصی مظہر ندوی/ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی	ج۲ش۶ص۱۰۶تا۱۰۸

تبصرہ کتب (بلحاظ عنوان کتاب)

آپ ﷺ فرمادیجیے/ڈاکٹر اظہر محمد اشرف	ج۳ش۹ص۱۳۰تا۱۳۱
احادیث القرآن (قرآنی حدیثیں)/ڈاکٹر ازہر ازہری	ج۳ش۱۰ص۱۱۷تا۱۲۰
اشاریہ معارف/محمد سہیل شفیق	ج۲ش۸ص۱۱۷تا۱۲۲
التبیان فی علوم القرآن/استاذ محمد علی صابونی/مولانا محمد ابراہیم صابونی	ج۲ش۹ص۱۱۲تا۱۱۵
ایک علمی وفکری مکالمہ/ابوعمار زاہد الراشدی	ج۳ش۳ص۱۲۱تا۱۲۲
تحریک پاکستان میں مولانا نعیم الدین مراد آبادی	
اوران کے خلفاء کا حصہ/ڈاکٹر جلال الدین نوری	ج۳ش۱۲ص۱۳۵
تفہیم المسائل (حصہ اول)/پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن	ج۲ش۸ص۱۱۵تا۱۱۷
تفہیم المسائل (حصہ دوم)/پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن	ج۳ش۹ص۱۱۸تا۱۲۰
تفہیم المسائل (حصہ سوم)/پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن	ج۳ش۱۲ص۱۱۶تا۱۱۹
حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل/ابوعمار زاہد الراشدی	ج۳ش۱۲ص۱۲۳تا۱۲۵
خیابان مجاہد ملت/محمد صادق قصوری	ج۲ش۳ص۱۳۱
رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم/مولانا محمد ابراہیم فیضی	ج۳ش۹ص۱۱۷تا۱۱۸
قرآن کی نظر میں عورت/ادا آغا	ج۳ش۹ص۱۲۲
کنایات: ادیب گوہر افشاں سید نور محمد قادری/سید محمد عبداللہ قادری	ج۲ش۸ص۱۲۶تا۱۲۸
ماہنامہ ترجمان القرآن حسن البنا شہید نمبر/پروفیسر خورشید احمد	ج۳ش۱۱ص۱۱۶تا۱۱۷
مشرق وسطیٰ کا بحران از ریاض افتخار۔ محمد سہیل شفیق	ج۳ش۱۲ص۱۲۰تا۱۲۱
مفتی محمد عثمان الفاتی اوران کا "تذکرۃ المصطفین"/ڈاکٹر سفیر اختر	ج۲ش۸ص۱۲۲تا۱۲۵

مکاتیب امیر ملت / صادق علی قصوری — ج ۲ ش ۳ ص ۱۳۲

تبصرہ کتب (بلحاظ مولف کتب)

ابو عمار زاہد الراشدی / ایک علمی و فکری مکالمہ — ج ۳ ش ۲ ص ۱۲۱ تا ۱۲۲

ابو عمار زاہد الراشدی / حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل — ج ۳ ش ۱۲ ص ۱۲۳ تا ۱۲۵

ازہر ازہری، ڈاکٹر / احادیث القرآن (قرآنی حدیثیں) — ج ۳ ش ۱۰ ص ۱۱۷ تا ۱۲۰

اطہر محمد اشرف، ڈاکٹر / آپ ﷺ فرمادیجیے — ج ۳ ش ۹ ص ۱۲۰ تا ۱۲۱

جلال الدین نوری، ڈاکٹر / تحریک پاکستان میں

مولانا نعیم الدین مراد آبادی اور ان کے خلفاء کا حصہ — ج ۳ ش ۱۲ ص ۱۲۵

خورشید احمد، پروفیسر / ماہنامہ ترجمان القرآن حسن البناء شہید نمبر — ج ۳ ش ۱۱ ص ۱۱۶ تا ۱۱۷

زیبا افتخار۔ محمد سہیل شفیق / مشرق وسطی کا بحران — ج ۳ ش ۱۲ ص ۱۲۰ تا ۱۲۱

سفیر اختر، ڈاکٹر / مفتی محمد عثمان القاسمی اور ان کا "تذکرۃ المصنفین" — ج ۲ ش ۸ ص ۱۲۳ تا ۱۲۵

صادق علی قصوری / مکاتیب امیر ملت — ج ۲ ش ۳ ص ۱۳۲

محمد ابراہیم فیضی، مولانا / رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم — ج ۳ ش ۹ ص ۱۱۷ تا ۱۱۸

محمد سہیل شفیق / اشاریہ معارف — ج ۲ ش ۸ ص ۱۱۷ تا ۱۲۲

محمد صادق قصوری / خیابان مجدد ملت — ج ۲ ش ۳ ص ۱۳۱

محمد عبداللہ قادری، سید / کنایات: ادیب گوہر افشاں سید نور محمد قادری — ج ۲ ش ۸ ص ۱۲۶ تا ۱۲۸

محمد علی صابونی، استاذ / مولانا محمد ابراہیم صابونی / التبیان فی علوم القرآن — ج ۲ ش ۹ ص ۱۱۲ تا ۱۱۵

منیب الرحمن، مفتی / تفہیم المسائل (حصہ اول) — ج ۲ ش ۸ ص ۱۱۵ تا ۱۱۷

منیب الرحمن، مفتی / تفہیم المسائل (حصہ دوم) — ج ۳ ش ۹ ص ۱۱۸ تا ۱۲۰

منیب الرحمن، مفتی / تفہیم المسائل (حصہ سوم) — ج ۳ ش ۱۲ ص ۱۱۶ تا ۱۱۹

ہما آغا / قرآن کی نظر میں عورت — ج ۳ ش ۹ ص ۱۲۲

تعارف کتب

مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی — ج ۳ ش ۱۰ ص ۱۲۰ تا ۱۲۱

1. Elementary Teachings of Islam 2.How to preach Islam?

3.Islamic Prayer (Salat) 4. The Principles of Islam

5. The Pilgrimage to Mecca 6. The Forgotten path of Knowledge

7. A Shavian and a Theologian 8. Quest for the Happiness

9. Cultivaiton of Science by the Muslims

10. Women and their status in Islam

محمد علی عبدالکریم / اولیات قبلہ المعروف تحویل قبلہ — ج ۳ ش ۱۰ ص ۱۲۱

انصار الدین مدنی، ڈاکٹر / کمال تحقیق (جلد اول) — ج ۳ ش ۱۰ ص ۱۲۱ تا ۱۲۲

التفسیر اہل علم کی نظر میں

اردو بک ریویو، نئی دہلی — ج ۲ ش ۳ ص ۱۲۵

اشہد رفیق ندوی — ج ۳ ش ۱۱ ص ۱۱۹

اقبال ظہیر (سید) — ج ۳ ش ۹ ص ۱۲۶ تا ۱۲۷

انس نورانی (شاہ) — ج ۱ ش ۳ ص ۱۲۶

انصار الدین مدنی، ڈاکٹر — ج ۳ ش ۱۰ ص ۱۲۳

انوار احمد زئی — ج ۲ ش ۳ ص ۱۲۳

ایس اے رہبانی، جسٹس — ج ۱ ش ۲ ص ۱۲۳

پیرزادہ قاسم، ڈاکٹر — ج ۲ ش ۲ ص ۱۱۸

جاوید اقبال — ج ۲ ش ۲ ص ۱۳۰ تا ۱۳۱

حافظ محمد سجاد، ڈاکٹر — ج ۲ ش ۱ ص ۱۲۳

خلیل الرحمن، ڈاکٹر — ج ۱ ش ۴ ص ۱۲۵

شاہد قریشی — ج ۱ ش ۴ ص ۱۲۶

شفقت گرامی ندوی، ڈاکٹر — ج ۳ ش ۹ ص ۱۲۳ تا ۱۲۶

شکیل احمد، ڈاکٹر	ج۳ ش۹ ص۱۴۳ تا ۱۴۴
شگفتہ نزہت	ج۲ ش۲ ص۱۴۳
صبیح الدین رحمانی، سید	ج۳ ش۱ ص۱۴۳
فدا محمد خان، پشتی	ج۳ ش۱ ص۱۴۳
ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ	ج۱ ش۲ ص۱۴۷
ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ	ج۱ ش۳ ص۱۴۷
محمد ارشد	ج۲ ش۳ ص۱۴۳
محمد اسحاق، ڈاکٹر	ج۲ ش۳ ص۱۴۴
محمد اسلم نعیمی، مفتی	ج۲ ش۴ ص۱۴۴
محمد امجد قادری سروانی، مولانا	ج۳ ش۱۲ ص۱۴۷ تا ۱۴۸
محمد طاہر مکی، مفتی	ج۲ ش۲ ص۱۴۴
محمد عقیل ہاشمی، ڈاکٹر	ج۳ ش۱۱ ص۱۱۸
محمد عبداللہ، ڈاکٹر	ج۲ ش۴ ص۱۱۹ تا ۱۲۰
محمد محسن نقوی، ڈاکٹر	ج۱ ش۳ ص۱۳۶
محمد یسین نعیمی، مفتی	ج۳ ش۱۰ ص۱۲۳ تا ۱۲۴
معین الدین عقیل، ڈاکٹر	ج۳ ش۱۲ ص۱۴۷
ناصر الدین، ڈاکٹر	ج۲ ش۳ ص۱۴۴
ہفت روزہ تکبیر، کراچی	ج۱ ش۴ ص۱۴۸
ہفت روزہ تکبیر، کراچی	ج۲ ش۱ ص۱۴۵

نام کتاب: اقسام القرآن
مؤلف: ابو عبداللہ رفیع الدین
سن اشاعت: ۲۰۰۳ء
صفحات: ۳۱۹ — قیمت: ۱۵۰ روپے
ناشر: مکتبہ رحمانیہ میلسی چوک کبیر والا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا انتہائی مقدس و باعظمت کلام ہے جو نوع انسانیت کی رشد و ہدایت کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمایا گیا ہے جسے انسان پڑھ، سمجھ کر ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آتا ہے، اسی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مظاہر قدرت میں غور و فکر کی دعوت دی ہے اور کائنات میں پھیلے ہوئے انہی مظاہر کو اپنی وحدانیت، قدرت اور ربوبیت کی دلیل بنایا ہے اور اسی قرآن میں انسان کو باوقار زندگی گذارنے کا دستور مہیا کیا گیا ہے، اہل ایمان جہاں اس کتاب الٰہی کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہاں ہر پہلو سے قرآن میں غور و فکر اور تدبر و تفحص جیسی خدمت کو باعث سعادت یقین کرتے ہیں، اہل علم محققین قرآن گذشتہ چودہ صدیوں سے ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ساتھ دیگر مختلف پہلوؤں مثلاً ادب، لغت، معانی، بدیع، ایجاز، صرف، نحو، فقہ، منطق، سائنس، اوامر و نواہی وغیرہ ہر نوع پر قرآن مجید کی خدمت انجام دے کر لازوال داستان رقم کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

گذشتہ تین چار عشروں میں اسلاف مفسرین و محققین کی تحقیقات کو مدنظر رکھ کر جدید اسلوب سے قرآن مجید پر کام کرنے کی طرح ڈالی گئی ہے مثلاً جو آیات مبارکہ یسئلونک سے شروع ہوتی ہیں ان کا ترجمہ اور ان سے متعلق تشریحات و توضیحات کو یکجا ضبط تحریر میں لا کر انہیں کتابی شکل دی گئی ہے اسی طرح یاایھا الذین امنوا سے شروع ہونے والی آیات کو مع ترجمہ و توضیحات کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے، اسی طرح کا کام دیگر آیات کریمہ پر بھی ہوا ہے جناب ابو عبداللہ رفیع الدین کی زیر تبصرہ کتاب اقسام القرآن بھی اسی جدید اسلوب تحقیق کا تسلسل ہے اگرچہ اس عنوان (قرآن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھائی گئی قسمیں) پر اس سے پہلے بھی وسیع کام ہو چکا ہے بقول مؤلف قرآن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھائی گئی قسموں پر ابن قیم کی ایک مستقل کتاب التبیان فی اقسام القرآن، عبدالحمید فراہی کی کتاب امعان فی اقسام القرآن اور احمد کمال مہدی کی آیات القسم من القرآن موجود ہیں۔ مؤلف موصوف نے مجموعی طور پر قرآن مجید میں دو سو سے زائد قسموں کی نشاندہی کر کے بتایا ہے کہ صریح قسمیں ایک سو کے

قریب ہیں۔

ابو عبد اللہ رفیع الدین نے ضرورت قسم نیز قرآن مجید اور قسم کے زیر عنوان قسم کے اغراض و مقاصد پر مبسوط کلام کر کے یہ واضح کیا ہے کہ قسم بھی دراصل تاکید کے اسلوبوں میں سے ایک اسلوب ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید، قسم کے اغراض و مقسم بہ یعنی جس چیز کی قسم کھائی جائے اور مقسم علیہ یعنی جس چیز پر قسم اٹھائی جائے، کی انواع کی کثرت کے باعث عربی ادب سے بہت ہی ممتاز ہے۔ نیز مؤلف نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ قرآن مجید نے قسم کی نئی اقسام بھی متعارف کروائی ہیں جن کا تعلق غیبی امور سے ہے اور ان قسموں میں بلاغت کے متعدد انداز نمایاں ہیں۔ اور یہ بھی کہ سورتوں کی ابتدا میں قسم کا اسلوب تروتازگی، رونق اور خوبصورتی کا کام دیتا ہے یعنی سورتوں کے شروع میں یہ قسمیں تزئین و آرائش کا کام دیتی ہیں اسی لیے زیادہ تر قسمیں سورتوں کے شروع میں ہیں۔

اس کے بعد مؤلف نے حروف قسم، اقسام قسم بلحاظ جواب قسم، قسم اور شرط، مقدر قسم، قسم کے قائم مقام الفاظ، اقسام القرآن میں کن کن امور پر غور کی ضرورت ہے جیسے عنوانات قائم کر کے علم نحو کے حوالے سے خوب جوہر دکھائے ہیں اور مذکورہ عنوانات کے کسی بھی پہلو کو تشنہ نہیں رہنے دیا، علاوہ ازیں انہوں نے یہ نشاندہی بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آٹھ مقامات پر اپنی ربوبیت کی، سترہ مقامات پر اپنے ذاتی علم مبارک کی، ایک مقام پر اپنی عزت وجلالت کی، تین مقام پر قرآن مجید کی اور تین مقام پر الکتاب کی قسم کھائی ہے۔ اسی طرح دو مقام پر رسول اکرم ﷺ کی، ایک جگہ قلم کی، دو مقام پر فرشتوں کی، تیرہ سورتوں میں مظاہر کائنات کی اور متعدد مقامات پر روز قیامت کی قسم کھائی ہے، یعنی آٹھ مقامات پر تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کریمہ کی قسم کھائی ہے جبکہ باقی تمام قسمیں اپنے تخلیقات و مخلوقات کی کھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں اپنی ذات کی قسمیں کھائی ہیں وہاں لفظ رب استعمال فرمایا ہے یعنی اپنی صفت ربوبیت کی قسم کھائی ہے اور تین مقام ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اپنی ربوبیت سے قسم کھانے کا حکم فرمایا ہے۔

علامہ امام زرکشی کی تحقیق کے مطابق پندرہ سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں مگر مخلوقات کی زندگی کی قسمیں نہیں کھائیں، البتہ ایک مقام پر حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے مگر واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں وہاں مضاف محذوف ہے جیسے والتین والزیتون میں کہ اصل میں یہ ورب التین والزیتون ہے وغیرہ۔

قسمیں کھانے کے علل ووجوہات پر امام ابوالقاسم قشیری نے کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم و بطور کمال دلیل وحجت اور تاکید کے ذکر فرمایا ہے کیونکہ کسی بھی مسئلے میں مخاطب کو دو ہی طریقوں سے مطمئن کیا جاسکتا ہے ان میں سے ایک تو شہادت یعنی گواہی ہے اور دوسرا طریقہ قسم کھا کر اطمینان ویقین دلایا جاتا ہے اور یہ دونوں طریقے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں، قرآن مجید میں سب سے بڑی قسم جو کھائی گئی ہے جسے قرآنی قسموں میں سب سے وسیع اور عمومی مانا جاتا ہے وہ سورۃ الحاقۃ کی یہ تین آیات ہیں (فلا اقسم بما تبصرون . وما لا تبصرون . انه لقول رسول کریم .) یہ قسم قرآن مجید میں کھائی گئی دیگر قسموں سے بہت ہی جامع ہے اسلیے کہ اس قسم میں شہادت وغیب کو جمع کردیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں اپنی ذات یعنی صفت ربوبیت کی قسمیں کھائی ہیں ان میں سورۃ السبا اور سورۃ التغابن میں (بلیٰ وربی) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں، سورۃ الذاریات اور معارج میں (رب السماء) اور (رب المشارق والمغارب) فرمایا ہے اسی طرح سورۃ مریم اور سورۃ الحجر میں (فوربک) سے قسم کھائی ہے جبکہ سورۃ نساء میں (فلاوربک) اور سورۃ یونس میں (الیٰ وربی) فرما کر قسم کھائی ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے مظاہر کائنات، مشاہدۂ عالم، روز قیامت، شفق، لیل ونہار کا نام لے کر جن سورتوں میں قسمیں کھائی ہیں وہ ابتدائی دور نبوت میں نازل شدہ ہیں جیسے سورۃ واقعہ، التکویر، الطارق، الفجر، البلد وغیرہ میں۔

امام زرکشی کی تحقیق وجستجو کے مطابق جن سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیقات کی قسمیں کھائی ہیں وہ پندرہ سورتیں یہ ہیں، الصافات، الذاریات، الطور، النجم، المرسلات، النازعات، البروج، الطارق، الفجر، الشمس، اللیل، الضحیٰ، التین، العادیات، اور العصر۔ (البرہان فی علوم القرآن) جبکہ امام قشیری کا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سے کبھی تو ایک چیز کی قسم کھائی ہے جیسے والقلم وما یسطرون، النجم الثاقب اور والعادیات ضبحا اور کبھی دو متعدد چیزیں ہوتی ہیں جنہیں کوئی علت مشترکہ جمع کررہی ہوتی ہے جیسے والتین والزیتون، البلد، الشمس اور اللیل میں ہے۔

مؤلف محترم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی کھائی گئی قسموں پر کافی دلائل جمع کردیے ہیں اور مقسم علیہ یعنی جن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان سے متعلق تمام آیات کو جمع کردیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی ظاہر قسموں کے بارے میں بتایا ہے کہ چھتیس سورتوں میں اکتالیس ظاہر قسمیں آئی ہیں، سورۃ

ذاریات میں تین، الفجر، النحل اور الطارق میں دو دو ظاہر قسمیں ہیں باقی بتیس سورتوں میں ایک ایک مرتبہ یہ قسم آئی ہے، مکی سورتوں میں قسموں کی تعداد چونتیس ہے جبکہ مدنی سورتوں میں سے صرف النساء اور التغابن میں قسمیں آئی ہیں، نیز مظاہر کائنات کی زیادہ تر قسمیں ابتدائی عہد نبوت میں نازل شدہ سورتوں میں ہیں اور یہ بھی کہ سورتوں کے درمیان میں قسموں کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔

بہر حال اقسام القرآن کے مؤلف نے کم و بیش ۹۰ تفسیری کتب کے علاوہ بیسیوں آئمہ فنون وعلوم کے اقوال اور آئمہ فقہاء و محدثین کی تصریحات و توضیحات سے اپنی کتاب کو حسین سے حسین تر بنایا ہے موصوف جامعہ اسلامیہ اشاعت الاسلام عارف والا کے مدیر ہیں، مشغلہ چونکہ تدریس ہے اس لیے انداز تحریر بھی مدرسانہ اور سادہ و سلیس ہے مگر تحقیق واقعی انیق ہے، عمدہ کاغذ پر طباعت ہوئی ہے ٹائٹل انتہائی جاذب نظر ہے، اہل علم اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

التفسیر، اہل علم کی نظر میں

استاذ العلماء مولانا جمیل احمد نعیمی

عزیز جلیل ڈاکٹر حافظ محمد شکیل حفظہ اللہ الوکیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام مسنون و دعائے مقرون، معلوم ہو کہ آپ کا موقر و وقیع علمی و تحقیقی مجلہ ”سہ ماہی التفسیر“ باقاعدگی سے احقر کو موصول ہوتا رہتا ہے۔ مختلف اہل علم کے علمی، تحقیقی اور تخلیقی مضامین پڑھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقے نظر بد سے محفوظ رکھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے۔ (آمین) پرچوں کا جاری کرنا بھی ایک امر دشوار ہے، لیکن جاری کرنے کے بعد اس سلسلے کو قائم و دائم رکھنا بھی ایک جہاد سے کم نہیں ہوتا۔ اس مرتبہ کے شمارے (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں یہ پڑھ کر بے حد رنج و افسوس ہوا کہ مخدوم و محترم مولانا حافظ محمود الحسن علیہ الرحمۃ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولائے کریم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو اور ان کی صاحبزادی کو صبر جمیل اور اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ (آمین ثم آمین) آپ نے اور محترم محمد اعظم سعیدی نے جس اچھے اور پر مغز انداز میں انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے وہ بھی قابل صد تعریف ہے۔

سال ۲۰۰۷ء ہمارے لئے کسی طرح عام الحزن سے کم نہیں رہا۔ اس سال قبلہ حافظ صاحب مرحوم و مغفور ہی نہیں اور بھی کئی ارباب علم و فضل اور اصحاب زہد و تقویٰ ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ان میں چند نمایاں نام حسب ذیل شخصیات کے بھی آتے ہیں:

۱۔ صدر العلماء شیخ الحدیث علامہ تحسین رضا خاں (خلیفہ رشید مولانا حسن رضا)

۲۔ محقق دوراں اور کتب کثیرہ کے مصنف علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

۳۔ خطیب شیریں بیاں، سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

۴۔ مولانا مفتی غلام یٰسین امجدی علیہ الرحمۃ

مخدوم و محترم حافظ محمود الحسن علیہ الرحمۃ سے احقر کے دیرینہ مراسم تھے۔ ۱۹۶۹ء انجمن طلبائے اسلام کے سلسلے میں جب احقر نے اپنے چند احباب کے ساتھ سندھ اور پنجاب کا دورہ کیا تو اس دورے میں جیکب آباد میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ قبلہ حافظ صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ جن میں مفتی سید شجاعت علی قادری، مفتی منیب الرحمٰن، مولانا اقبال حسین نعیمی اور یہ فقیر ہوتا تھا۔ حافظ صاحب کو عسر و یسر فرح و ترح میں ہمیشہ شاداں و فرحاں پایا۔ کلمات حمد و شکر موصوف کی زبان پر ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ قبلہ حافظ صاحب واقعی باغ و بہار شخصیت تھے۔ خود بھی ہنستے اور دوسروں کو بھی ہنساتے رہتے تھے۔

وقت کی قلت کے پیش نظر انہی الفاظ پر یہ فقیر اپنے خط کو ختم کرتے ہوئے حافظ صاحب کو ان الفاظ کے ساتھ محبت و خلوص کا خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ موقع ملا تو پھر کسی وقت اپنی تیس پینتیس سالہ رفاقت کو قلمبند کرے گا۔

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے ۔۔۔ ڈھونڈا تھا آسماں نے جنہیں خاک چھان کر

جمیل احمد نعیمی
استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات
دار العلوم نعیمیہ، بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی

محترمی جناب پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج
مدیر اعلیٰ "سہ ماہی التفسیر۔ کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کے مجلے کے تازہ شمارے (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں آپ کا مضمون "محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" سامنے کھلا ہے اور میں ہوں۔ قرآن حکیم ہی کی روشنی میں آپ نے جو نکات اٹھائے ہیں اور جن نئی جہتوں کو عمدگی اور خوبصورتی سے متعارف کرایا ہے، پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم پر آپ کی نظر بہت گہری اور مطالعہ کافی عمیق و وسیع ہے۔ بلاشبہ آپ نے پوری جامعیت کے ساتھ ایک پر مغز مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ تبصرے کے طور پر قلم برداشتہ چند سطور

پیش خدمت ہیں۔ مناسب معلوم ہو تو اپنے مجلے کے صفحات پر جگہ دے کر اپنے قارئین کے مطالعہ کے لئے انہیں پیش فرما دیں۔

آج دنیا بھر میں حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ پوری دنیا ایک عالمی گاؤں یا شہر کے دائرے میں سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ لہٰذا سوچ و فکر کے زاویے اور انداز بھی اس انقلابی تبدیلی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس تبدیلی نے مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکاروں اور مختلف النوع تہذیبوں سے گہری وابستگی اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے افراد کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے اقصائے عالم کی سب دوریاں اور نوع بشر کے مابین حائل سبھی فاصلے تقریباً مٹا ڈالے ہیں۔ اور رہی سہی کسر بھی آئندہ ایک دو عشروں میں نکل جانے کے امکانات قوی تر ہو چلے ہیں۔ ان حالات میں نوع بشر کے درمیان کشیدگی بڑھ جانے اور تفرقوں کو بے جا فروغ دینے کے مضر اثرات اور بے قابو خطرات سے ہر ذی فہم و شعور پوری طرح سے آگاہ ہے۔ یہی وہ وجوہات ہیں کہ پیش بین و دور اندیش اہل دانش کی طرف سے آج مختلف ادیان و مذاہب اور مختلف تہذیبوں کے درمیان مکالمہ کی راہیں ہموار کرنے پر خصوصی اور بڑی شدت سے زور دیا جا رہا ہے۔ شاید ہی کوئی سمجھدار شخص اس چیز کی اہمیت و افادیت کا منکر ہوگا۔

ان حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ منافکت آج کے ہر انسانی معاشرے کا وہ طاقتور ترین عنصر ہے جو خاندانی میکانزم کی تشکیل کرتا ہے۔ اس انسانی رشتے کو اگر راست بنیادوں پر استوار کیا جا سکے تو یہ وہ قبیلوں، گروہوں یا خاندانوں کے درمیان ایک دوسرے پر اعتماد، تعاون اور امداد باہمی کیلئے ایسی مستحکم بنیادیں مہیا کرنے کی پوری استعداد و صلاحیت رکھتا ہے جو وقتاً فوقتاً ابھر آنے والی ناگواریت کی لہروں سے بھی متزلزل نہیں ہوتیں۔ آنے والے دنوں میں مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اس نوع کے تعلق اور منافکت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کسی بھی صورت رد نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ مسلم اہل دانش اور اصحاب بصیرت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وقت کی ان کروٹوں پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے ممکنہ طور پر کل پیش آنے والے معاملات و مسائل پر گہرے غور و خوض کے ساتھ آج ہی مناسب تیاری کر رکھیں۔ بقول اقبال ۔

وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے ۔۔۔ زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا

یہ ایک حقیقت ہے کہ افراد انسانی پر ان کے خاندان یا قبیلے کا طاقتور میکانزم اپنے گہرے اور

دیرپا اثرات رکھتا ہے۔ چنانچہ راست سمت کے تعین میں مدد دینے کی خاطر اس میکانزم میں ایک بے داغ اور موثر کردار جملہ اہل ایمان مردوں اور عورتوں پر لازم ہے۔ اس اعلیٰ و ارفع مقصد کے حصول کی خاطر، سچائی و دیانت، انسانی شرافت اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کی بدولت اس میکانزم کے اندر ہر کوئی اپنا مقام خود بنا سکتا ہے۔ بالخصوص ایک مسلمان عورت اپنی ذمہ داریوں کا احساس اور پاس کرتے ہوئے خواہ وہ کہیں پر بھی ہو، اپنا مقام آپ بنا سکتی ہے اور حقیقی اسلامی قدروں کے فروغ اور رسوخ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

ہمیں اس چیز کا بھی پورا پورا احساس ہے کہ دیگر ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے خاص اندرونی معاملات میں جائز و ناجائز یا مناسب و نامناسب کا تعین کرنے کے مجاز ہم نہیں ہیں۔ ان کے قانون حیات کی تشکیل کرنا یا اس کی نوک پلک سنوارنا ہمارا مقام و منصب ہے نہ ہی ہمیں اس امر میں سے کسی طرح کی کوئی دلچسپی ہے۔ وقت کے تقاضوں کا بروقت ادراک اور بجا طور پر احساس کرتے ہوئے آپ نے اپنے اس مطالعے کے دوران بس اس امر کا جائزہ لیا ہے کہ اگر آئندہ ایام میں دوسرے ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کی طرف سے بھی اس نوع کی مناکحت کی کوئی تحریک ہوتی ہے تو ایک مسلم خاتون کیلئے اس امر کی کس حد تک گنجائش نکلتی ہے؟ اس ضمن میں آپ کی رائے خاصے وزنی دلائل سے آراستہ ہے۔

قرآن حکیم نے اہل کتاب کی باکردار اور عفیف عورتوں سے مسلمان مردوں کے نکاح کو بصراحت جائز قرار دیا ہے۔ البتہ ان کے مردوں سے مسلمان عورتوں کے نکاح سے بظاہر سکوت اختیار کیا ہے۔ اس حکیمانہ سکوت کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ ان کی باکردار عورتوں سے نکاح کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ چونکہ مسلمانوں کو کرنا تھا۔ چنانچہ مثبت طور پر یہ فیصلہ ہوا اور اس امر کا بصراحت تمام جواز طے کر دیا گیا۔
اب اصولی طور پر یہ طے کرنا اہل کتاب کا کام ہے کہ کسی مسلمان عورت سے نکاح ان کی معاشرت اور شریعت کے مزاج کی رو سے درست ہوگا یا نادرست؟ اب اگر وہ بھی مسلمان عورتوں سے مناکحت کے عمل کو جائز اور روا ہی قرار دیتے ہیں تو یقینی طور پر مسلم اہل دانش کے سامنے ایک اہم سوال اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس کا جواب بہر صورت ان کو مناسب انداز سے دینا ہوگا۔

اس معاملے کی حساسیت اور اہمیت کو جان لینے کے بعد اس سوال کے جواب کی تیاری کے سلسلے میں ہمارے اہل دانش کو آپ کے اس مضمون سے مناسب مواد ہاتھ آئے گا اور اہم نکات بھی ان کی

نگاہ میں آسکیں گے۔

کتابی ہو یا کتابیہ کوئی، دونوں کا عقیدہ و عمل تو ایک سا ہے۔ ان میں باہم کسی طرح کا کوئی تفاوت نہیں ہے۔ پھر کتابیہ کو قرآن حکیم نے زمرۂ محصنات میں شمار کیا ہے تو آخر کس برتے پر کسی کتابی کو، جبکہ وہ اپنی عملی زندگی میں بے راہ روی سے مجتنب بھی رہا ہو، اس زمرے سے خارج کیا جائے؟

بعض مذہبی حلقے اس نکتہ نظر کے خلاف رائے بھی رکھتے جو آپ نے مربوط دلائل کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ہم ابھی تک روایتی طرز حیات کے جنجال سے خود کو پوری طرح سے آزاد نہیں کر پائے ہیں۔ ایسے میں ہم نہایت تنگ نظری اور اخلاص کے ساتھ از کار رفتہ اور فرسودہ روایات اور بے مقصد رسومات کو بھی سینے سے لگائے رہتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اپنے اس طرز عمل کو ہم دین متین کی عین خدمت سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ طرحِ نو خواہ کوئی اور کیسی ہی ہو معروضی حوالے سے اسے دیکھے بغیر رد کر دینا اپنے دین و ایمان کی حفاظت اور سلامتی کے لئے ناگزیر جانتے ہیں۔ ہم یہ بات اکثر بھول جاتے ہیں کہ اسلام ہمیں بیدار مغزی کے ساتھ حقیقت تک رسائی کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ بے مقصد روایات کے تتبع اور ان کی پیروی کی۔ بقول اقبال۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا ‏ ‏ ‏ منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

دلچسپ امر یہ ہے کہ مرکزی دلیل ان مذہبی حلقوں کی بھی وہی ہے جو کہ آپ کے مقالے کا محوری نکتہ ہے۔ مگر سوچ و فکر، طرز استدلال اور اخذ و استنباط کا انداز ہر ایک کا اپنا اپنا ہے۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ دونوں میں ۱۸۰ ڈگری کا فرق ہے۔ نتیجہ یہ کہ دونوں کا "نتیجۂ فکر" بھی بالکل ایک دوسرے کی ضد ہے۔

اب یہ کہنا کہ کتابیہ کو زمرۂ محصنات میں قرآن حکیم نے شمار کیا ہے۔ مگر کتابی کو نہیں۔ اس بات کی کوئی معنویت نہیں ہے۔ بنیادی بات تو یہ ہے کہ کتابیہ اس حوالے سے قرآن حکیم میں معرض بیان میں آئی ہے۔ سو وہ محصنہ قرار دے دی گئی۔ اگر کوئی کتابی بھی یونہی معرض بیان میں آتا تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اسے بھی زمرۂ محصنین میں نہ رکھا جاتا۔ ''احصان'' کی علت بے راہ روی اور بدکرداری سے مجتنب رہنا ہے۔ اس کا تعلق عقیدہ و ایمان و عمل سے اتنا نہیں ہے جتنا کہ انسانی شرافت، متانت اور بلند کرداری سے ہے۔ لہٰذا یہی علت اگر کتابی میں بھی پائی جاتی ہے تو وہ غیر محصن کیسے ہو جائے گا؟ پھر اگر وہ غیر محصن قرار نہیں دیا جا سکے گا تو کسی سماجی یا معاشرتی ضرورت کے تحت، اس اشتراک علت کے باوصف، جواز نکاح کے قرآنی حکم کو اس تک متعدی ہونے سے آخر کس بنیاد پر روکا جا سکے گا؟

سر دست اتنا ہی۔ موقع ملا تو اس موضوع پر قدرے تفصیل کے ساتھ لکھ کر آپ کو اپنی رائے سے آگاہ کروں گا۔

والسلام

ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی

آصف اقبال

محترم ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ بندہ آپ کے موقر جریدے کا قاری ہے لیکن قلم اٹھانے کا سبب سہ ماہی التفسیر کے شمارہ نمبر ۱۱ کا ایک مضمون ''مطالعہ قرآن میں مکی اور مدنی آیات کے علم کی اہمیت'' از ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ اور شمارہ نمبر ۱۲ میں آپ کا اپنا مضمون بعنوان ''محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح'' بنے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر صاحبہ کے مضمون کے بارے میں چند گزارشات عرض ہیں:

ڈاکٹر صاحبہ فرماتی ہیں کہ

''اس بات میں کوئی شک نہیں کہ علوم قرآنیہ میں سب سے اہم مکی اور مدنی آیات کا علم ہے اس علم کو حاصل کرنے کے لیے روایات کی بحث و تمحیص، نصوص آیات کی تحقیق اور تمام امور کا تاریخ سے تعلق پیدا کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔''

ڈاکٹر صاحبہ کی مندرجہ بالا تحریر پر بحث کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علوم قرآنیہ کے سلسلے میں روایات کی اہمیت و حیثیت پر روشنی ڈالی جائے تاکہ مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

امام ابوحنیفہؒ کے تصور حدیث کے بارے میں شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

''حدیث کے متعلق پہلا خیال جو امام صاحب کے دل میں پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ بہت کم حدیثیں ایسی ہیں جن کی صحت کا کافی ثبوت موجود ہے۔''

(سیرت نعمان، ص: ۱۰۹)

امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی فرماتے ہیں کہ

''قرآن قطعی و یقینی چیز ہے اور اخبار و روایات اگر صحیح بھی ہوں تو ظنی ہیں۔ قطعی چیز کو جب ظنی چیز کا پابند کر دیا جائے گا اور قطعی کے ساتھ ظنی کو ملا کر کوئی نتیجہ نکالا جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ بھی ظنی ہو جائے گا، یعنی پورا قرآن ظنی ہو گیا حجت قطعی نہ رہا''۔ (مجموعہ تفاسیر لکھنوی ص: ۴۳)

نیز فرماتے ہیں کہ:

''احادیث چاہے کیسی ہی اعلیٰ سے اعلیٰ ہوں ان کے انکار سے کافر نہیں ہوتا۔''

(مجموعہ تفاسیر لکھنوی ص: ۳۰)

مزید فرماتے ہیں کہ:

''......... مگر جس قدر شریعت کی چیزیں آپ سے منقول ہیں ان میں سب سے قطعی اور یقینی چیز قرآن شریف ہے .... اور وہی ایک حجت قطعی ہے جو خدا کی طرف سے خدا کے بندوں پر قائم ہے۔''

(مجموعہ تفاسیر لکھنوی ص: ۳۰)

مولانا محمد علی کاندھلوی فرماتے ہیں کہ

''کہنا یہ چاہتا ہوں کہ دین میں جو چیز قرآن کے بعد حجت کی حیثیت رکھتی ہے وہ سنت ہے حدیث نہیں ہے، حدیث تو تاریخ سنت کا نام ہے''۔

(امام اعظم اور علم حدیث، ص: ۹۳)

حتیٰ کہ امام ابن تیمیہؒ نے یہاں تک فرمایا کہ

''اگر بخاری و مسلم پیدا نہ ہوتے تو دین میں کچھ کمی نہ ہوتی۔'' (امام اعظم اور علم حدیث، ص: ۹۳)

امام ابن تیمیہؒ، مولانا شبلی، مولانا لکھنوی اور مولانا محمد علی کاندھلوی کے مندرجہ بالا اقوال کی روشنی میں مکی اور مدنی آیات کے علوم میں روایات کا شمول اس پورے علم کو ظنی بنا رہا ہے۔

ڈاکٹر صاحبہ نے ابوالقاسم نیشاپوری کا قول بھی نقل کیا ہے کہ

''علوم قرآنی میں سب سے اشرف علم اسکے نزول اور جہات کا علم ہے''

(ص: ۳۶)

آگے چل کر لکھتی ہیں:

خرابیاں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اس ترتیب میں نزول سے متعلق صحیح روایات کا بالکل خیال نہ رکھا جائے .... حیرت کی بات یہ ہے کہ مستشرقین ان تنزیلی روایات کا بالکل اعتبار نہیں کرتے۔''

(ص: ۳۷، ۳۶)

عرض یہ ہے کہ اس سلسلے میں اخبار احاد پر تو اعتبار کیا نہیں جا سکتا۔ ڈاکٹر صبحی صالح لکھتے ہیں کہ:

''متنازع فیہ بات یہ ہے کہ آیا صحیح خبر واحد سے ظنی علم حاصل ہوتا ہے یا یقینی؟''

علوم الحدیث (مترجم غلام احمد حریری) ص: ۱۹۵

یعنی اخبار احاد سے ظنی علم حاصل ہوتا ہے یا یقینی علم یا ایک متنازع فیہ بات ہے۔

مولانا شبلی فرماتے ہیں کہ

''اخبار احاد کی نسبت ثابت ہو چکا ہے کہ ان سے صرف ظن پیدا ہو سکتا ہے'' (سیرت نعمان، ص: ۱۳۶)

باقی رہا معاملہ خبر متواتر کا تو امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں کہ

''یہ امر یہاں ملحوظ خاطر رہے کہ خبر تواتر کا اسم تو موجود ہے، لیکن ہمارے علم کی حد تک اسکا کوئی مسمّی موجود نہیں ہے'' (مبادی تدبر حدیث ص: ۴۰)

محدث ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ

''متواتر لفظی نادر الوجود بلکہ معدوم ہے۔ اسکی مثال طلب و تلاش پر بھی نہیں مل سکی''۔

علوم الحدیث (مترجم غلام احمد حریری) ص: ۱۹۱

علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں کہ

''ظاہر ہے کہ احادیث متواترہ کا مطلق وجود نہیں، یا ایک دو سے زیادہ نہیں'' (مقالات سلیمانی، ص: ۱۹۳)

اب جہاں تک ڈاکٹر صاحبہ کا یہ فرمانا ہے کہ

''خرابیاں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اس ترتیب میں نزول سے متعلق صحیح روایات کا بالکل خیال نہ رکھا جائے .... حیرت کی بات یہ ہے کہ مستشرقین ان تنزیلی روایات کا بالکل اعتبار نہیں کرتے۔''

اس سلسلے میں ہم امام احمد بن حنبل کا قول بھی نقل کرتے ہیں

ابن حجر عسقلانی ''لسان المیزان'' میں لکھتے ہیں کہ

''امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں تین قسم کی کتابیں ایسی ہیں جن کا کوئی اصول نہیں: مغازی، تفسیر اور ملاحم''۔

(بحوالہ شب برات ایک تحقیقی جائزہ ص: ۱۹۰ از حبیب الرحمان کاندھلوی)

ڈاکٹر صاحبہ مستشرقین کے بارے میں لکھتی ہیں

''اور ان لوگوں نے یہ نظریہ قائم کیا کہ قرآن اپنی تفسیر آپ ہے۔''

(ص: ۳۸)

قرآن کریم کا فرمان ہے

﴿... وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲/ ۲۲۱)

(... اور اپنے حکم لوگوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔)

مزید یہ کہ مندرجہ ذیل آیات کی موجودگی میں مستشرقین کا نظریہ یقیناً درست ہے۔

-16/54,16/89,26/2,6/105,18/54,14/52,10/37,11/1

سو جو قول فیصل اور فرقان ہونے کا دعویٰ کرے اس کا انحصار کسی بھی حیثیت میں کسی خارجی چیز پر نہیں ہو سکتا خواہ آپ اس چیز کو کوئی سا بھی نام دے دیں!

ڈاکٹر صاحبہ مزید فرماتی ہیں

''یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ غالباً فلاں آیت اس موقع پر نازل ہوئی اور اسکا موضوع یہ اور یہ تھا۔ اور اس سے فلاں اور فلاں کی طرف خطاب

ہے۔اس طرح کے یقین سے علم میں یقیناً اضافہ ہوتا ہے اور اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا" (ص:۴۸)

اب جس علم سے ہم "غالباً" کسی نتیجہ پر پہنچیں، اس کے بارے میں کیا عرض کیا جا سکتا ہے۔ایک نتیجے کا اعلان تو آپ نے خود ہی فرما دیا کہ "سورۃ رعد کے بارے میں اختلاف ہے کہ مکی ہے یا مدنی"۔(ص:۴۹)۔اب اگر سورۃ رعد کو متنازع بنا کر بھی "اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا" تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔اس کے مزید نقصانات کا ذکر مولانا تمنا عمادی نے "جمع القرآن" میں فرمایا ہے۔اپنی گفتگو کے اختتام پر ہم دو حوالے مزید پیش کرتے ہیں۔

مولانا فراہی فرماتے ہیں

"لہٰذا اگر تم کو شان نزول معلوم کرنی ہو تو اس کو خود سورۃ سے معلوم کرو، کیونکہ کلام کا اپنے موقع و محل کے مناسب ہونا ضروری ہے۔جس طرح ایک ماہر طبیب دوا کے نسخے سے اس شخص کی بیماری معلوم کر سکتا ہے جس کے لیے نسخہ لکھا گیا ہے اسی طرح تم ہر سورۃ سے اس سورۃ کی شان نزول معلوم کر سکتے ہو۔"

(مجموعہ تفاسیر فراہی، ص:۴۵)

"یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کتاب کو ہمیشہ ان انسانی احوال کے پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کی جائے جن میں وہ پہلی بار نازل ہوئی تھی، یا یہ کہ کتاب کو ان لوگوں کے ذہن سے سمجھنے کی کوشش کی جائے جو اس کے اولین مخاطب تھے۔یہ طریقہ تو نبی ﷺ کی سنت کے فہم کے لیے اختیار کرنا چاہیے"۔

(ڈاکٹر عرفان احمد خان کا مضمون شائع کردہ ششماہی علوم القرآن خصوصی اشاعت

مقالات سیمینار "قرآنی علوم بیسویں صدی میں" ص:۸۳۸۵)

"محصنین اهل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" ایک شاہکار مضمون ہے۔دراصل جو بھی تعصبات اور تقلید محض سے بالاتر ہو کر تدبر فی القرآن کرے گا قرآن یقیناً اس کی راہنمائی کرے گا۔لیکن بدقسمتی سے ہمارا فہم قرآن محض اسلاف کی مجاوری اور تقلید شخصی بن کر رہ گیا ہے۔

لاریب کہ اسلاف کا فہم قرآن ہمارے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے لیکن اس سرمایہ کو آگے بڑھاتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی پوجا پاٹ کر کے اسے کوئی مقدس گائے بنانے کی۔اسلاف بھی ہمارے جیسے گوشت پوشت کے ہی انسان تھے ما فوق الفطرت مخلوق یا صاحب وحی نہ تھے۔اسلاف کے فہم قرآن کے رعب نے ہمیں خدا کے خوف سے بیگانہ کر رکھا ہے کہ ہم خدا کی نسبت اپنے اسلاف سے زیادہ ڈرتے ہیں۔اسلاف سے اگر فہم میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کو تسلیم کرنا چاہیے نہ کہ اس کو بطور سند پیش کرنا چاہیے۔بہر حال آپ کا مضمون موجودہ گھٹن کی فضا میں ہوا کے تازہ جھونکے کی مانند ہے۔خدا کرے زور قلم اور زیادہ۔(آمین)

والسلام

آصف اقبال، راولپنڈی

0333-5322830, 051-5557083(R)

email:conversing@msn.com

محمد صادق امین

استاذ وفاقی اردو یونیورسٹی۔کراچی

محترم ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب!

السلام علیکم! مزاج بخیر!

سہ ماہی التفسیر کراچی کے جولائی تا ستمبر ۲۰۰۷ء، جلد ۳ شمارہ ۱۱ میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد شعبہ اسلامیات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر محفوظ احمد کا مضمون "آیات حجاب کے چند تفسیری پہلو" شائع ہوا ہے۔موصوف نے جس مسئلے پر "اجتہاد" فرمایا ہے وہ دراصل "قابل اجتہاد" ہی نہیں ہے۔کیونکہ ستر و حجاب کے احکام نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی طرح قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت اور طے شدہ ہیں۔اس لئے ان کا یہ اجتہاد کہ حجاب کا حکم صرف ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے تھا قرآن و سنت کی نصوص اور اجماع امت کی روشنی میں قابل اعتنا ہی نہیں ہے۔

اس بحث سے قطع نظر سر دست میں آپ کی توجہ ڈاکٹر محفوظ احمد کی ایک عبارت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو سراسر بہتان، علمی خیانت اور آداب رسالت کے منافی ہے۔جسے پڑھتے ہیں زبان پر یہ آیت جاری ہو جاتی ہے:

ولو لا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحنک ھذا بھتان عظیم (سورہ النور۲۴:۱۶)

اور جب تم نے اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں شایاں نہیں ایسی بات زبان پر لائیں (پروردگار) تو پاک ہے یہ تو (بہت) بڑا بہتان ہے۔

کوئی بھی شخص جو رسول اکرم ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اور آپ کی محبت و ادب کو جزو ایمان سمجھتا ہو اس عبارت کو پڑھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ اس یاوہ گوئی کو انتہائی ناگواری اور صرف اصلاح احوال کی نیت سے نقل کفر کفر نباشد کے مصداق نقل کر رہا ہوں تاکہ آئندہ آپ ایسی تحریریں شائع کرنے سے احتراز برتیں۔ ڈاکٹر محفوظ احمد سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۳ کا شان نزول اس طرح بیان کرتے ہیں:

''اس طرح آیت حجاب کے نزول کے پس منظر میں بھی منافقین کا ایک شرمناک اور اذیت ناک کردار ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

اس آیت کے نزول سے قبل غیر مردوں کا دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہونا ممنوع نہیں تھا۔ اس طرح لوگ ایک دوسرے کے گھروں میں عام داخل ہو جاتے۔

رسول اکرم ﷺ بھی جب کسی موقع پر دعوت کا اہتمام فرماتے تو مدعو لوگوں کے علاوہ بعض غیر مدعو لوگ بھی وہاں پہنچ جاتے۔ اسی طرح کی ایک دعوت ۵ ہجری میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد رسول اکرم ﷺ نے منعقد کی۔ اس دعوت ولیمہ میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کے علاوہ ازراہ تالیف منافقین کو بھی بلایا اور بعض منافقین بغیر دعوت کے بھی شریک ہو گئے۔

رسول اکرم ﷺ کی نفس کریمی سے فائدہ اٹھا کر یہ لوگ بہت دیر بیٹھے رہے اور مزید شرارت یہ کرتے کہ بعض اوقات کوئی چیز مانگنے کے بہانے ازواج مطہرات کے سامنے چلے جاتے اور کبھی چیزوں کو لینے کے دوران ان کے ہاتھوں سے مس بھی کرتے۔ ان حرکات کا مقصد خفی ہوتا۔ اگرچہ آپ ﷺ ان حرکتوں کو محسوس کرتے لیکن ازراہ مروت کچھ نہ کہتے''۔

(سہ ماہی التفسیر کراچی، جولائی تا ستمبر ۲۰۰۷ء جلد ۳ شمارہ ۱۱، صفحہ نمبر ۹۰)

مندرجہ بالا عبارت میں ''کبھی چیزوں کو لینے کے دوران ان کے ہاتھوں کو مس بھی کرتے۔ ان حرکات کا مقصد خفی ہوتا۔ اگرچہ آپ ﷺ ان حرکتوں کو محسوس کرتے لیکن ازراہ مروت کچھ نہ کہتے ''صریح بہتان، آداب رسالت کے منافی اور قابل گرفت عبارت ہے۔ ڈاکٹر محفوظ احمد مذکورہ بالا

عبارت میں مولانا امین احسن اصلاحی کی تدبر القرآن جلد ۶ اور امام ابن جریر طبری کی جامع البیان فی تفسیر القرآن جز ۲۲ کا حوالہ دیا ہے۔

۱۔ جہاں تک مولانا امین احسن اصلاحی کا تعلق ہے تو انہوں نے اپنی تفسیر میں ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ ہم یہاں مولانا امین احسن اصلاحی کی متعلقہ عبارت مکمل طور پر نقل کر رہے ہیں۔ اصلاحی صاحب رقمطراز ہیں:

''نبی ﷺ وقتاً فوقتاً صحابہ رضی اللہ عنہم کو کسی تقریب میں اپنے ہاں کھانے پر بلاتے رہتے۔ ایسے مواقع پر ان لوگوں کو بھی آپ ازراہ کریم النفسی و تالیف قلب بلاتے جو مبتلائے نفاق تھے۔ اور اگر نہ بھی بلاتے تو بھی ان میں سے بعض ناخواندہ مہمان بن کر خود پہنچ جاتے۔ یہ لوگ حضور ﷺ کی کریم النفسی سے نہایت غلط فائدہ اٹھاتے۔ اول تو یہ لوگ دعوت کا بہانہ پا کر کھانے کے وقت سے بہت پہلے ہی ڈیرا جما کر بیٹھ جاتے، پھر کھانا کھا چکنے کے بعد کھسکنے کا نام نہ لیتے بلکہ باتوں میں لگے رہتے۔ اور مزید شرارت یہ کرتے کہ کسی چیز کے مانگنے کے بہانے دراتے ہوئے ازواج مطہرات کے سامنے چلے جاتے۔ مقصود ان ساری حرکتوں سے ان کا وہی ہوتا جس کی طرف ہم پیچھے اشارہ کر چکے ہیں کہ کوئی موقع ان کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اندر وسوسہ اندازی اور ریشہ دوانی کا ہاتھ آئے۔ حضور ﷺ ان لوگوں کی ان حرکتوں کو محسوس فرماتے اور اس سے آپ ﷺ کو تکلیف بھی پہنچتی لیکن آپ ﷺ لحاظ و مروت کے سبب سے نظر انداز فرماتے۔ لیکن نظر انداز کیے جانے کی ایک حد ہوتی ہے۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ لوگ اس کریم النفسی کے سزاوار نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس باب میں نہایت واضح احکام بھی دے دیے اور یہ تنبیہ فرما دی کہ اب بھی اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی تو قضائے مبرم کو دعوت دینے والے بنیں گے''۔

(تدبر القرآن، جلد ششم، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان، دسمبر ۱۹۹۳ء، صفحہ ۲۹۳)

ڈاکٹر محفوظ احمد نے مولانا امین احسن اصلاحی کی طرف ایک ایسی بات کی نسبت کی ہے جو انہوں نے کہی ہی نہیں۔ یہ صریح علمی خیانت ہے۔ میں مولانا امین احسن صلاحی کے بعض اصول و فروع سے واضح اختلاف رکھتا ہوں اور انہیں قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ انہوں نے سورہ احزاب کی آیات ۲۸ تا ۳۵ کے شان نزول کے بارے میں جمہور سے ہٹ کر الگ موقف اختیار کیا ہے۔ ازواج مطہرات کی طرف سے نفقات میں اضافے کے مطالبے کو اس کا شان نزول ماننے کے